بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم اماراتی بھائیوں کا پیغام حضرت جی کے نام!!!

ہمارے حضرت جی حضرت مولانا سعد صاحب کاندھلوی دامت برکاتہم العالیہ خاندان الیاسی کے آپ چشم و چراغ ہیں، نسل یوسفی کے ماہتاب وصلب ہارونی کے آفتاب ہیں، دعوت وتبلیغ کے امیر المومنین جن کے فیضان علم سے اقطاع عالم منور وروشن ہیں، تبلیغ میں آپ ہی کی قیادت کا سکہ رائج ہے، ہمارے ذہنوں پر آپ ہی کی امارت راسخ ہے، نہ صرف ہم بلکہ مسلم دنیا کا ایک بڑا حصہ آپ ہی کی ہدایات سے راہ یاب ہے، دعوتی بیانات میں ہم آپ کے رہنمایانہ خطوط ہی سے استفادہ وافادہ کرتے ہیں۔

اس وقت دعوت وتبلیغ میں دو دھڑیں ہوگئی ہیں، جگہ جگہ دونوں گروہوں میں شدید مزاحمت ہو رہی ہے، ہم کو مخالف فریق نے تو "سعد یانی" بروزن "قادیانی" فرقہ نام دیا ہے، ہم آپ کی اس نسبت سے بھی خوش ہیں؛ لیکن موجودہ صورتحال میں کچھ لوگ آپ کی عظمت ومحبت اور آپ کی حمایت میں فتنہ وفساد برپا کررہے ہیں؛ حتی کہ بنگلہ دیش میں قتل وغارت گری اور خون ریزی تک نوبت پہنچ چکی ہے جن میں کئی ساتھیوں کی موت ہوئی ہے، گذشتہ سال بھی اور امسال بھی کئی ایک ناگفتہ بہ حالات پیش آئے ہیں۔

حضرت جی دامت برکاتہم سے ہماری ادبا گزارش ہے کہ قتل وغارت گری چونکہ سخت ترین گناہ کبیرہ ہے،

چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا

(النساء: ۹۳)

اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کردے، اس کی سزا دوزخ ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ کا غضب ہوگا اور اس کی لعنت ہوگی، اور اللہ نے ان کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عن جرير أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له في حجة الوداع: استنصت الناس فقال: لا ترجعوا بعدي كفارا، يضرب بعضكم رقاب بعض (بخاری شریف: ۱۲۱)

اے لوگو! تم میرے بعد کفار نہ بن جاؤ کہ تم ایک دوسرے کی گردن ناپنے لگ جاؤ

قرآن وحدیث میں بکثرت ایک مومن کے قتل کی سخت ترین وعیدیں آئی ہیں، ایسے ہی قتل کی حمایت ونصرت کی بھی سخت وعیدیں آئی ہیں۔

حضرت جی دامت برکاتہم! ہم کو سخت کوفت ہے اس بات پر کہ قتل وغارت گری کے ان واقعات کو بار بار آپ کی طرف منسوب کیا جارہا ہے، آپ جیسی ہستی نہ قتل وغارت گری کو پسند کرسکتی ہے، نہ اس کی حمایت کو

احادیث مبارکہ کی رو سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے ہر مسلمان خاص کر مقتدا کا دامن تو ہر طرح کے داغ سے پاک ہونا چاہیے، چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

اتقوا مواضع التھم (تہمت کی جگہوں سے اپنا دامن پاک رکھو)

فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُهاتِ فقد استَبرَ ألِدِینِه وعِرضِه متفق علیه (بخاری شریف: ۵۲، مسلم شریف: ۱۵۹۹)

جو شبہ میں ڈالنے والی چیز سے بچا اس نے اپنے دین اور عزت کو محفوظ کرلیا۔

یہاں "وعرضہ" کو مستقل ذکر کیا ہے، جس سے مراد لوگوں کی طعن و تشنیع سے اپنے آپ کو محفوظ رہنا، گویا کہ وہ بھی شریعت کی نگاہ میں واجب ہے۔

قرآن واحادیث کی روشنی میں حضرت جی آپ پر واجب تھا کہ آپ ان واقعات کی بھرپور مذمت کرتے، دنگا فساد وقتل وغارت گری کرنے والوں کے خلاف آپ کوئی بیان دیئے ہوتے کاش کہ ایسا بیان آپ کی زبان مبارک سے بنگلہ دیش کے گذشتہ قتل واقعہ پر ہی جاری ہو جاتا تو امسال ہرگز قتل کا یہ سانحہ پیش نہ آتا، حضرت جی! آپ کی جانب سے اب تک ایسا کوئی بیان سامنے نہیں آیا کہیں یہ بدگمانی تو نہیں کی گئی کہ یہ حرکت آپ کے ایماء پر کی گئی ہے یا کم ازکم اس حرکت پر آپ راضی ہیں نعوذ باللہ من ذالک۔ اگر اس پر آپ راضی ہیں جیسا کہ اس سانحہ پر آپ کا مذمتی بیان نہ دینا دلالت کرتا ہے تو پھر ہم نے آپ ہی کی زبان مبارک سے سنا تھا رضا بالکفر بھی کفر ہوتا ہے بظاہر آپ کا رویہ بھی اس کی تائید کر رہا ہے کہ یہ رضاء بالقتل بھی قتل ہے۔

لہٰذا حضرت جی! آپ کے ایماء بالقتل وفساد یا رضاء بالقتل وفساد دونوں صورتیں بھی انتہائی خطرناک ہیں، ہم امارتی تمام ساتھیوں پر عقلاو شرعاو عرفاو اجب ہو جاتا ہے کہ جب تک کہ آپ لڑائی وقتل کے خلاف بیان نہ دیں ہم آپ سے بھی دعوت وتبلیغ کے تحفظ کے لیے للہ براءت کا اظہار کرتے ہیں، ہم آپ کی سرپرستی اور آپ کے زیر سایہ ہونے والے اجتماعات کا بیکاٹ کرتے ہیں، ہم امارتی تمام ساتھیوں کو بھی اس کا پابند کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز

امید کہ حضرت جی ملت اسلامیہ کی سالمیت کیلئے قدم بڑھا کر دعوت وتبلیغ جیسی قیمتی کاز کا تحفظ فرمائیں گے۔

جزاکم اللہ خیرا واحسن اجزاء فی الدارین

منجانب:

جمیع معتقدان حضرت جی تلنگانہ وآندھرا پردیش